روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

پیر 20/اپریل 2009ء 23 ربیع الثانی 1430 ہجری 20 شہادت 1388 ھش جلد 59-94 نمبر 86

سب کاموں میں برکت کی دعا

حضرت بسرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کرتے تھے اے اللہ سب کاموں میں ہمارا انجام بخیر کر اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے نجات دے۔

(مستدرك حاكم- كتاب المناقب ذكر بسر جلد3ص683- حديث نمبر6508)

کائنات پر غور کرنے سے ہستی باری تعالیٰ پر یقین اور ایمان مضبوط تر ہوتا چلا جاتا ہے

سچی فراست اور سچی دانش اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کئے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی

عقلمند هيں وه لوگ جو تصرف ايام پر غور كرتے هوئے اللّٰه تعالىٰ كے شكر گزار بندے بنيں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 10/اپریل 2009ء کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10/اپریل 2009ء کو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور کا یہ ریکارڈ شدہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ مورخہ 15/اپریل 2009ء کو ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر نشر کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ آل عمران کی آیات 192,191 کی تلاوت کی اور پھر فرمایا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلائی ہے کہ ہر قسم کی پیدائش اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جس میں زمین و آسمان کی ہر چیز سمیت انسان بھی اس پیدائش کا حصہ ہے۔ انسان کی بہتری اور آرام کے لئے دن اور رات رکھے اور مختلف موسم پیدا کئے، دن رات کے آگے پیچھے آنے اور موسموں کے ادلنے بدلنے میں حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ چونکہ انسان کی طبیعت ایک تبدیلی کو چاہتی ہے اس لئے خدا نے چاہا کہ اس کا بھی اظہار ہوتا رہے۔ پس عقلمند وہی ہیں جو ان تصرف ایام کو دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احسان مند اور شکر گزار ہوں کہ اس نے جس طرح انسان کی فطرت بنائی اسی کے موافق موسموں کو بھی ڈھال دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ وہ روحانی روشنی جو اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے ذریعہ دنیا میں بھیجتا ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے، ہم خوش قسمت ہیں کہ اس روحانی روشنی کو پہچان کر اس سے حصہ پا رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہماری روحانی ترقی کے لئے بھیجی ہے اور اس کا حصول خدا تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ مشروط ہے۔ زمین و آسمان کی پیدائش پر غور کرنے سے خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین محکم ہوتا ہے اور اس پر ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جاتا ہے، اونچے پہاڑ، گہری کھائیاں، آبشاریں، ندی نالے اور جھیلیں یہ سب صانع حقیقی یعنی خدا کا تصور پیش کرتی ہیں اور انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہیں اور جن سے قدرت کے جلوے نئی شان سے ظاہر ہو رہے ہوتے ہیں۔ یہ بھی ایک احمدی کی شان ہے کہ زمانے کے امام کو پہچان کر ان چیزوں کی طرف مزید توجہ پیدا ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ مذکورہ بالا آیات چودہ سو سال قبل عرب کے صحرا میں ایک ایسے انسان پر اتریں جس کو دنیا کا علم نہیں تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے اپنا کلام اتار کر اسے کامل انسان بنا دیا۔ بے اختیار یہ بات دین حق کی سچائی اور آنحضرت ﷺ کی صداقت پر ایک یقین قائم کرتی ہے کہ کس طرح اس زمانے میں جبکہ سائنس کو ترقی نہیں تھی، زمین و آسمان کی پیدائش کے بارے بڑے گہرے راز بتائے اور اب انسان ان رازوں کی حقیقت آشکار ہونے پر بے اختیار کہہ اٹھتا ہے کہ اے اللہ! تو نے یہ ساری چیزیں ایسی پیدا کی ہیں جو جھوٹ نہیں ہیں پس ہمیں کبھی ایسا نہ بنا جو اس حقیقت کو جھوٹ یا غلط سمجھنے والے ہوں اور پھر ہم اس کی وجہ سے تیری عبادت سے بے اعتنائی کرنے والے ہوں اور نتیجتاً پھر تیرے عذاب کے مورد ٹھہر جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں ان لوگوں کو جو عقل سے کام لیتے ہیں اولوا الالباب فرمایا ہے۔ سچی فراست اور سچی دانش اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کئے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔ حقیقی عقل اسی کو ملتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتا، اس سے مدد طلب کرتا، اس کی صناعی پر، مخلوق پر اور اس کی پیدائش پر غور و فکر کرتا ہے اس لئے اگر تم کامیاب ہونا چاہتے ہو تو عقل سے کام لیتے ہوئے قرآن کریم کو غور و تدبّر سے پڑھو اور پارسا طبع ہو جاؤ اور جب ایسا کرو گے تو اس وقت سمجھ آ جائے گا کہ یہ مخلوق عبث نہیں بلکہ صانع حقیقی کی حقانیت اور اثبات پر دلالت کرتی ہے۔ یہ جو طرح طرح کے علوم ہیں یہ بھی دین کی مدد کے لئے ہیں اور یہ بھی اللہ تعالیٰ نے جو انسان کو عقل دی ہے اس کی وجہ سے انسان حاصل کرتا ہے۔ آج سائنس میں بڑی ترقی ہے، اس کا بھی خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں پہلے بیان کر دیا تھا کہ انسان دنیا میں ہر علم میں ترقی کرے گا لیکن یہ بھی خدا تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں ہوسکتا۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم صحیح رنگ میں اس کے عبادت گزار بنیں اور اس کی پیدائش کو دیکھ کر اس پر غور کرتے ہوئے اس کے وجود پر ایمان مضبوط سے مضبوط تر کرتے چلے جانے والے ہوں۔

سارے کنبے کو سنا دیں

حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا:۔

جس شخص کے پاس یہ اشتہار پہنچے اس پر فرض ہے کہ گھر میں جا کر اپنے کنبے کی عورتوں کو تمام مضمون اس اشتہار کا اچھی طرح سمجھا کر سنا وے۔ اور ذہن نشین کر دے اور جو عورت خواندہ ہو اس پر بھی لازم ہے کہ ایسا ہی کرے۔

اشتہار۔ بدرسوم کی ممانعت:

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

آج ہم کھول کر باآواز کہہ دیتے ہیں کہ سیدھا راہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے، یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر دین (حق) کی راہ اختیار کی جائے۔ اور جو کچھ اللہ جلشانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اس کے رسولؐ نے ہدایت کی ہے اس راہ سے نہ بائیں طرف منہ پھیریں نہ دائیں۔ اور ٹھیک ٹھیک اسی راہ پر قدم ماریں۔ اور اس کے برخلاف کسی راہ کو اختیار نہ کریں.....

ہماری قوم میں یہ بھی ایک بدرسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عند الشرع حرام ہیں اور آتشبازی چلوانا اور کنجروں اور ڈوموں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے۔ ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے۔ گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 87)

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد)

درخواست دعا

☆ خدا تعالیٰ کی راہ میں قید کئے جانے والے مختلف احباب جماعت کی باعزت رہائی کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان اسیران راہ مولیٰ کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ان کو ہر قسم کی پریشانی سے بچائے۔ آمین

حضرت صدیقؓ اکبر کی وفا

وہ کعبہ جسے کہتے ہیں گھر خدا کا — جو منبع تھا انوار و علم و ہدیٰ کا
جو مکتب تھا ایمان و صدق و وفا کا — بنا تھا وہ مسکن بتوں کی رضا کا
بتوں کی شب و روز ہوتی تھی سیوا
خدا کا نہ تھا کوئی بھی نام لیوا

کوئی لات و عزیٰ کا بندہ بنا تھا — منات و ہبل کا کوئی لاڈلا تھا
یغوث اور وُد پر کوئی مبتلا تھا — جدا ہر گھرانے کا اک دیوتا تھا
بتوں کی حکومت تھی ارض صفا میں
بنارس کا منظر تھا ام القریٰ میں

سمجھتے تھے وہ دین برحق یہی ہے — بتوں کی پرستش نہ کرنا بدی ہے
یہی مایۂ راحت زندگی ہے — خلاف اس کے جو کچھ ہے وہ کجروی ہے
یہی دین آباؤ اجداد کا ہے
براہیم اور اس کی اولاد کا ہے

یکا یک لیا رحمت حق نے پلٹا — کہ خورشید پھر ابر ظلمت سے نکلا
نبوت کا نور آل ہاشم میں چمکا — عرب میں کیا جس نے اک حشر برپا
اٹھا لشکر کفر تیار ہو کر
چمکنے لگے نیزہ و تیر و خنجر

مظالم برسنے لگے ابر آسا — ہوا بھائی کے خون کا بھائی پیاسا
رہا دوست کوئی نہ کوئی شناسا — کہاں کی تسلی کہاں کا دلاسا
کہا جس کسی نے اَحَد۔ آفت آئی
لگی ہونے اس پر ستم کی چڑھائی

ربیعہ کے بیٹے عتیبہ و عتبہ — ولید ابن عتبہ۔ ابوجہل و عقبہ
وہ عاص ابن وائل ولیدِ مغیرہ — یہ تھے سرگروہ شیاطین مکہ
بہم مشورہ کر کے بہر شرارت
حرم میں تھے بیٹھے یہ ابنائے لعنت

جب آیا حرم میں وہ نور مجسم — بنی نوع انسان میں تھا جو مکرم
معزز ہوئی جس سے اولاد ہاشم — محمدؐ رسول خدا فخر آدم
یہ شیطان گرے ٹوٹ کر اس پہ ایسے
کبوتر پہ بہری جھپٹتی ہے جیسے

گلوئے مبارک میں ڈالا عماما — گلا گھونٹ کر مارنا سب نے چاہا
ابو بکر نے دوڑ کر سب کو ڈانٹا — گلے سے عمامے کا پھندا نکالا
کہا دشمنوں سے کہ اے بدنصیبو
تمہیں کچھ سمجھ ہے؟ یہ کیا کر رہے ہو

اُسے قتل کرتے ہو جو کہہ رہا ہے — میرا رب ہے اللہ۔ میرا خدا ہے
خدا کا فرستادہ و پیشوا ہے — غرض صاحبِ بیّنات و ہدیٰ ہے
یہ سن کر وہ کافر گرے اس پہ یکدم
کیا نیم جاں مار کر اس کو پیہم

گرا ہو کے بیہوش فرش زمیں پر — خدا کا وہ محبوب صدیق اکبرؓ
گئے چھوڑ کفار مردہ سمجھ کر — مگر بال داڑھی کے نوچے سراسر
یہ ظلم و ستم اپنی جاں پر اُٹھایا
مگر اپنے آقا کو اس نے بچایا

خبر جب یہ پہنچی قبیلے میں اس کے — بچانے کو آل تمیم اس کو دوڑے
مگر خانہ کعبہ میں جب وہ پہونچے — تو دیکھا عدو کام سب کر چکے تھے
اگرچہ تھی اسلام سے ان کو نفرت
مگر غالب آئی قبیلے کی اُلفت

اسے زخمی و خستہ بے ہوش پا کر — عزیز و اقارب اٹھا لے گئے گھر
مگر ہوش آیا تو صدیق اکبرؓ — لگے پوچھنے صورت حال سرورؐ
نمونہ تھا یہ اس کے صدق و صفا کا
ہوا فکر پہلے رسول خدا کا

عزیزوں نے دیکھی جب اس کی یہ حالت — کہ اس کو نہیں فکرِ جاں فکرِ عزت
نہ پروائے قوم اور نہ پروائے ملت — اگر ہے تو ہے بس محمدؐ کی الفت
اٹھا کر اسے پیش محبوب لائے
وہیں چھوڑ کر اپنے اپنے گھر آئے

حبیب خدائے زمین و زماں نے — بشر اور فرشتوں کی روح رواں نے
انیس جہاں رہبر انس وجاں نے — رسول خدا سرور دو جہاں نے
اسے رو کے سینہ سے اپنے لگایا
جبیں چوم کر درد دل سب مٹایا

زہے قسمت و بخت صدیق اکبرؓ — ہوا سب سے پہلے جو قربان دلبر
جو تھا اولیں مومنِ صدق پرور — جبیں بوس تھے جس کے محبوب داور
وہ تھا نذر جاں جس نے پہلے دکھائی
مصیبت ہر اک بہر ایماں اٹھائی

رسول خدا کی رفاقت میں جس نے — سہے ہر طرح کے ستم اور صدمے
زمانہ کو جوہر دکھائے وفا کے — نمونے سے اپنے ہزاروں سنوارے
دل و جان و مال اور اولاد اپنی
خدا کے لئے اس نے سب پیش کر دی

خدا ہی نے اس کو خلیفہ بنایا — خطابِ عتیق اور صدیق پایا
امارت کا بار امانت اٹھایا — عدالت نے قصرِ خلافت سجایا
عمارت بغاوت کی اس نے گرا دی
وہ جھوٹوں کی جھوٹی نبوت مٹا دی

وہ اسلام میں تھا صداقت میں اول — محبت میں اول سخاوت میں اول
رفاقت میں اول شجاعت میں اول — عدالت میں اول۔ خلافت میں اول
وہ تھا اولیں مرد میدانِ ہمت
بجا ناز کرتی تھی اس پر نبوت

(حضرت ذوالفقار علی خان گوہر)

(الفضل 30/اگست، یکم نومبر 1927ء)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

مکرم منصور احمد لکھنوی صاحب

خلافت کا منصب اور اس کے عظیم مقاصد

حضرت خلیفۃ المسیح الاول اور خلیفۃ المسیح الثانی کی نظر میں

خلیفہ کے معنی

آیت استخلاف میں وعدہ کیا گیا ہے کہ لیستخلفنھم فی الارض یعنی وہ ان کو ملک میں خلفاء بنا دے گا۔ خلفاء خلیفہ کی جمع ہے اور خلیفہ کے معنی ہیں:۔

1۔ جو کسی کے قائم مقام ہو کر وہی کام کرے جو اصل وجود کام کر رہا ہوتا ہے۔

2۔ سب سے بڑا بادشاہ۔

3۔ اور شرعی اصطلاح میں خلیفہ اس امام کو کہتے ہیں جس کے اوپر زمانہ میں کوئی امام نہ ہو (اقرب)

پھر خلیفہ کے معنی کرتے ہوئے اقرب الموارد میں لکھا ہے 1۔ الامارۃ۔ یعنی خلافت کے ایک معنی حکومت کے ہیں۔

خلافت کے موضوع پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے اقتباسات آپ کی بیان فرمودہ تفسیر حقائق الفرقان سے لے کر ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں:۔

ہر طرح کے خلیفے بنانا جناب الٰہی کا کام ہے

"دنیا میں خلیفے پیدا ہوئے، ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ چار قسم کے آدمیوں پر تصریح کی ہے جناب الٰہی نے۔ ایک حضرت آدمؑ کو فرمایا (۔) یعنی ہم نے آدم کو زمین میں خلیفہ بنایا۔ ایک حضرت داؤدؑ کو فرمایا۔ (سورۃ ص:27) اے داؤد ہم نے تجھے خلیفہ بنایا۔ ایک سارے آدمیوں کو خلیفہ کا لقب دیا۔ (۔) (یونس:15) ہر انسان کو فرماتا ہے تم کو خلیفہ بنایا اور ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے اعمال کیسے ہوں گے ....سو کسی قسم کا خلیفہ ہو۔ اس کا بنانا جناب الٰہی کا کام ہے۔ آدم کو بنایا تو اللہ نے۔ داؤدؑ کو بنایا تو اس نے۔ ہم سب کو بنایا تو اس نے۔ پھر حضرت نبی کریمؐ کے جانشینوں کو ارشاد ہوتا ہے (۔) (نور:56)

(حقائق الفرقان جلد اول صفحہ 125)

خلیفہ کا مفہوم

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:

تفاسیر میں لکھا ہے: (۔) (قرطبی۔ ابن کثیر) لفظ خلیفہ سے یہ سمجھا ہے کہ اس کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کے تنازعات باہمی کو فیصل کرے اور ناکردنی امور سے انہیں باز رکھے۔

(۔) (فتح البیان) اور دراصل یہ ہے کہ اسے خلیفہ اسی لئے کہا گیا ہے کہ وہ اللہ کا خلیفہ بن کر اس کی زمین میں حدود قائم کرتا ہے اور احکامات کو جاری کرتا ہے۔

(۔) (تفسیر مدارک) خلیفہ اسے کہتے ہیں جو کسی کا قائم مقام ہو۔ آیت کے معنی یہ ہیں کہ وہ تم میں کا خلیفہ ہے کیونکہ وہ لوگ اس زمین کے باشندے تھے اور یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ اللہ کا خلیفہ ہے اس کی زمین میں اور اسی طرح ہر نبی اس کا خلیفہ ہے۔ مثلاً اے داؤد ہم نے تجھے اسی زمین میں خلیفہ بنایا۔"

(حقائق الفرقان جلد اول ص128)

خلیفہ کی اطاعت کرنا اطاعت الٰہی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:

(۔) کہا مانو اللہ اور رسول کا اور اپنے حکام کا۔ الٰہی خلفاء کی اطاعت وانقیاد وفرمانبرداری، سیاست و تمدن کا اعلیٰ اور ضروری مسئلہ ہے بلکہ ان کی فرمانبرداری خود الٰہی فرماں برداری ہے۔ قرآن کریم میں ہے (۔) (النساء:81) اور فرمایا (۔)

(حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ 30)

خلیفہ کا انتخاب انسانی دانش کا نتیجہ نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:

"یہ بالکل سچی بات ہے کہ خلفائے ربانی کا انتخاب انسانی دانشوں کا نتیجہ نہیں ہوتا۔ اگر انسانی دانش ہی کا کام ہوتا تو کوئی بتائے کہ وادیٔ غیر ذی زرع میں وہ کیونکر تجویز کر سکتی ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ایسی جگہ ہوتا جہاں جہان پہنچ سکتے۔ دوسرے ملکوں اور قوموں کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کے اسباب میسر ہوتے۔ مگر نہیں۔ وادی غیر ذی زرع ہی میں انتخاب فرمایا۔ اس لئے کہ انسانی عقل ان اسباب و وجوہات کو سمجھ ہی نہیں سکتی تھی جو اس انتخاب میں تھی اور ان نتائج کا اس کو علم ہی نہ تھا جو پیدا ہونے والے تھے۔ عملی رنگ میں اس کے سوا دوسرا منتخب نہیں ہوا اور پھر جیسا کہ عام انسانوں اور دنیاداروں کا حال ہے کہ وہ ہر روز غلطیاں کرتے اور نقصان اٹھاتے ہیں۔ آخر خائب اور خاسر ہو کر بہت سی حسرتیں اور آرزوئیں لے کر مر جاتے ہیں۔ لیکن جناب الٰہی کا انتخاب بھی تو ایک انسان ہی ہوتا ہے۔ اس کو کوئی ناکامی پیش نہیں آتی۔ وہ جدھر منہ اٹھاتا ہے ادھر ہی اس کے واسطے کامیابی کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور وہ فضل، شفاء، نور اور رحمت کہلاتا ہے۔ الیوم اکملت لکم کی صدا کس کو آئی؟ کیا اپنی دانش اور عقل کے انتخاب کو یا وادیٔ غیر ذی زرع میں اللہ تعالیٰ کے انتخاب کو؟ جناب الٰہی ہی کا منتخب بندہ تھا جو دنیا سے نہ اٹھا جب تک یہ صدا نہ سن لی۔ پس یاد رکھو کہ مامور من اللہ کے انتخاب میں جو جناب الٰہی ہی کا کام ہے چون و چرا کوئی درست نہیں ہے۔ ہزار ہا مصائب ومشکلات آئیں وہ اس کو وقار کو جنبش نہیں دے سکتیں۔ آخر کامیابی اور فتح ان کی ہی ہوتی ہے۔"

(الحکم 10 فروری 1901ء صفحہ 5)
(حقائق الفرقان جلد دوم ص80)

خلیفہ اپنے دور کا بہترین فرد ہوتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

(۔) جو شخص خلافت کے لئے منتخب ہوتا ہے اس سے بڑھ کر دوسرا اس منصب کا سزاوار ہرگز نہیں ہوتا۔ کیسی آسان بات تھی کہ خداتعالیٰ جس کو چاہے مصلح مقرر کر دے۔ پھر جن لوگوں نے خدا کے ان مامور کردہ منتخب بندوں سے تعلق پیدا کیا۔ انہوں نے دیکھ لیا کہ ان کی پاک صحبت میں ایک پاک تبدیلی اندر ہی اندر شروع ہو جاتی ہے اور خداتعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلقات کو مضبوط اور مستحکم کرنے کی آرزو پیدا ہونے لگتی ہے"۔

(الحکم 17 اپریل 1901ء ص3)
(حقائق الفرقان جلد دوم ص182)

متقی ہی خلیفہ کو منتخب کرتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

"میں نے الوصیت کو خوب پڑھا ہے۔ واقعی 14 آدمیوں کو خلیفۃ المسیح قرار دیا ہے اور ان کی کثرت رائے کے فیصلہ کو قطعی قرار فرمایا۔ اب دیکھو کہ انہی متقیوں نے (جن کو حضرت صاحب نے اپنی خلافت کے لئے منتخب فرمایا) اپنی تقویٰ کی رائے سے اپنی اجماعی رائے سے ایک شخص کو اپنا خلیفہ وامیر مقرر کیا اور پھر نہ صرف خود بلکہ ہزار ہا لوگوں کو اس کشتی پر چڑھایا جس پر خود سوار ہوئے۔ تو کیا خداتعالیٰ ساری قوم کا بیڑہ غرق کر دے گا؟ ہرگز نہیں۔ پس تم کان کھول کر سنو۔ اگر اب اس معاہدہ کے خلاف کرو گے تو اعقبھم نفاقا .... کے مصداق بنو گے۔ میں نے تمہیں یہ کیوں سنایا۔ اس لئے کہ تم میں بعض نافہم ہیں جو بار بار کمزوریاں دکھاتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ مجھ سے بڑھ کر جانتے ہیں۔"

(بدر 21 اکتوبر 1909ء ص 11)
(حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ 301)

خلافت کا سلسلہ تا یوم قیامت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

اس سورۃ (یعنی سورۃ النور۔ ناقل) میں بتایا ہے کہ نبی کریمؐ تک یہ سلسلہ نہیں بلکہ خلافت کا سلسلہ بھی تا یوم قیامت ہے۔ خلافت کے منکر اور عیب چین ہوں گے مگر آخر ذلیل۔ فرماتا ہے کہ مجرموں کو تو ہم سزا دینے کا حکم دیتے ہیں۔ انہیں خلفاء کیوں بنانے لگے۔ پس تم الزام دہی سے باز آجاؤ۔"

(تشحیذ الاذہان جلد 8 نمبر 9 ص 468)
(حقائق الفرقان جلد سوم ص198)

خلافت خدا کے فضل سے ملتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

لیستخلفنھم۔ خلیفہ کا بنانا خدا کے اختیار میں ہے اور میں اس امر میں خود گواہ ہوں کہ خلافت خدا کے فضل سے ملتی ہے۔" (حقائق الفرقان جلد سوم ص224)

خلیفہ کا منکر کافر ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

"فرمان کے وقت نافرمانی کی جاوے تو پھر (۔) کا مفہوم نہیں رہتا۔ قرآن بھی یہی کہتا ہے (۔) یہاں بھی ان خلفاء کے منکروں پر لفظ کفر کا ہی آیا ہے۔ کیونکہ وہ تو حکم الٰہی ہے۔ جس رنگ میں ہو جو اس سے نافرمانی کرے گا وہ نافرمان ہوگا۔ میں اس چھت کے نیچے بیٹھا ہوں اگر مجھے اللہ تعالیٰ ابھی حکم دے کہ اٹھ جاؤ اور میں نہ اٹھوں تو میں نافرمان ہوں گا۔ اگر یہ چھت گرے اور میں مر جاؤں تو اس نافرمانی کی سزا ہوئی آنحضرت ﷺ تو کیا، میں تو کہتا ہوں کہ خدا کے کسی ایک حکم اور آپؐ کے جانشینوں کی کسی ایک نافرمانی سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔"

(الحکم 10 جولائی 1903ء ص 4)
(حقائق الفرقان جلد سوم ص228)

خلیفہ بنانے کا وعدہ خدا تعالیٰ کا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

میں نے پہلے بتلایا ہے کہ زمانہ کی ضرورتوں کے

لحاظ سے خلیفہ بنانے کا خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اور وہ خلیفہ دلائل سے نہیں، آدمیوں کے انتخاب سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ ہی کی تائید اور نصرت اور طاقت سے بنیں گے۔“
(حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ 230)

اللہ نے دین کی حفاظت کے لئے خلافت کا وعدہ کیا

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔
”جو اللہ کے لئے انشراح صدر سے ایسی قربانیاں کرتے ہیں (جیسی قربانیاں حضرت ابراہیمؑ نے کی ہیں۔ناقل) اللہ بھی ان کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔اس کے بدلے ابراہیمؑ کو اتنی اولاد دی گئی کہ مردم شماریاں ہوئی ہیں مگر پھر بھی ابراہیمؑ کی اولاد کی صحیح تعداد کی دریافت سے مستثنیٰ ہے۔ کیا کیا برکتیں اس (۔) پر ہوئیں۔کیا کیا انعام الٰہی اس پر ہوئے کہ گننے میں نہیں آ سکتے۔ہماری سرکار خاتم الانبیاء سرور کائنات حضرت محمد ﷺ بھی اسی ابراہیمؑ کی اولاد سے ہوئے۔پھر اس دین کی حفاظت کے لئے خلفاء کا وعدہ کیا کہ انہیں طاقتیں بخشے گا اور ان کو مشکلات اور خوفوں میں امن عطا کرے گا۔یہ کہانی کے طور پر نہیں۔یہ زمانہ موجود۔یہ مکان موجود۔قادیان کی بستی موجود۔ملک کی حالت موجود ہے۔کس چیز نے ایسی سردی میں تمہیں دور دور سے یہاں اس (بیت الذکر) میں جمع کر دیا۔سنو!اسی دست قدرت نے جو متقیوں کو اعزاز دینے والا ہاتھ ہے۔“ (حقائق الفرقان جلد سوم ص473)

نظام خلافت کی اہمیت اور حقیقت واضح کرتے ہوئے سیدنا مصلح موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اپنی شہرہ آفاق تفسیر کبیر میں سورۃ النور کی تفسیر میں رقم طراز ہیں کہ:۔

خلافت قائم کرنا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے

”ان آیات سے (یعنی سورۃ النور کی آیات نمبر 56 تا 58۔ناقل) یہ مضمون شروع ہوتا ہے کہ اگر ......قومی طور پر محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کریں گے تو ان کو کیا انعام ملے گا۔چنانچہ فرماتا ہے کہ تم میں سے جو لوگ خلافت پر ایمان لائیں گے اور خلافت کے استحقاق کے مطابق عمل کریں گے اور ایسے اعمال بجالائیں گے جو انہیں خلافت کا مستحق بنا دیں۔ ان سے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ انہیں زمین میں اسی طرح خلیفہ بنائے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو اس نے خلیفہ بنایا اور ان کی خاطر ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے۔دنیا میں قائم کرے گا اور جب بھی ان پر خوف آئے گا اس کو امن سے بدل دے گا اور ایسا ہوگا کہ وہ میری عبادت کرتے رہیں گے اور کسی کو میرا شریک قرار نہیں دیں گے۔“
(تفسیر کبیر جلد ششم ص366)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔
”اس آیت میں ......کی قسمت کا آخری فیصلہ کیا گیا ہے اور ان سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ اگر وہ خلافت کے قائل رہے اور اس غرض کے لئے مناسب کوشش اور جدوجہد بھی کرتے رہے تو جس طرح پہلی قوموں میں خدا تعالیٰ نے خلافت قائم کی ہے اسی طرح ان کے اندر بھی خلافت کو قائم کردے گا“۔
(تفسیر کبیر جلد ششم ص367)

خلافت وعدہ ہے پیشگوئی نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔
”مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ایک وعدہ ہے پیشگوئی نہیں۔اگر......ایمان بالخلافت پر قائم نہیں رہیں گے اور ان اعمال کو ترک کر دیں گے جو خلافت کے قیام کے لئے ضروری ہے تو وہ اس انعام کے مستحق نہیں رہیں گے اور خدا تعالیٰ پر وہ یہ الزام نہیں دے سکیں گے کہ اس نے وعدہ پورا نہیں کیا۔“
(تفسیر کبیر جلد ششم ص367)

خلافت کی اطاعت دراصل رسولؐ کی اطاعت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔
”پھر خلافت کے ذکر کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ ......کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ (۔) یعنی جب خلافت کا نظام جاری کیا جائے تو اس وقت تمہارا فرض ہے کہ تم نمازیں قائم کرو اور زکوۃ دو اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت کرو۔گویا خلفاء کے ساتھ دین کی تمکین کرکے وہ اطاعت رسول کرنے والے ہی قرار پائیں گے۔یہ وہی نکتہ ہے جو رسول کریم ﷺ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ (۔) یعنی جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔“
(تفسیر کبیر جلد ششم ص367)

اقامت صلوٰۃ وادائیگی زکوٰۃ خلافت کے بغیر ممکن نہیں

”اللہ تعالیٰ نے ......کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اقامت صلوٰۃ اپنے صحیح معنوں میں خلافت کے بغیر نہیں ہو سکتی اور زکوۃ کی ادائیگی بھی خلافت کے بغیر نہیں ہو سکتی۔چنانچہ دیکھ لو۔رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں زکوۃ کی وصولی کا باقاعدہ انتظام تھا۔پھر جب آپؐ کی وفات ہوگئی اور حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہو گئے تو اہل عرب کے کثیر حصہ نے زکوۃ دینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ یہ حکم صرف رسول کریم ﷺ کے لئے مخصوص تھا۔بعد کے خلفاء کے لئے نہیں۔مگر حضرت ابوبکرؓ نے ان کے اس مطالبہ کو تسلیم نہ کیا بلکہ فرمایا کہ اگر یہ لوگ اونٹ کے گھٹنے کو باندھنے والی رسی بھی زکوۃ میں دینے سے انکار کریں گے تو میں ان سے جنگ جاری رکھوں گا......... چنانچہ آپ اس مہم میں کامیاب ہوئے اور زکوۃ کا نظام پھر جاری ہوگیا جو بعد کے خلفاء کے زمانوں میں بھی جاری رہا مگر جب سے خلافت جاتی رہی“......... میں زکوۃ کی وصولی کا بھی کوئی انتظام نہ رہا۔“ (تفسیر کبیر جلد ششم ص367)

خلافت کی ناشکری کی سخت سزا ملتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں
”اس آیت کے آخر میں (۔) کہہ کر اللہ تعالیٰ نے اس کے وعدہ ہونے پر زور دیا اور (۔) (ابراہیم۔ ع:2) کے وعید کی طرف توجہ دلائی کہ ہم جو انعامات تم پر نازل کرنے لگے ہیں اگر تم ان کی ناقدری کرو گے تو ہم تمہیں سخت سزا دیں گے۔خلافت بھی چونکہ ایک بھاری انعام ہے۔اس لئے یاد رکھو جو لوگ اس نعمت کی ناشکری کریں گے۔وہ فاسق ہو جائیں گے۔“
(تفسیر کبیر جلد ششم ص370)

آیت استخلاف میں روحانی خلافت کا ذکر ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔
”**دوسری خلافت** جو قرآن کریم سے ثابت ہے وہ **خلافت ملوکیت** ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ہود علیہ السلام کے متعلق فرماتا ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ (۔) (الاعراف:70) یعنی اس وقت کو یاد کرو جبکہ قوم نوحؑ کے بعد خدا نے تمہیں خلیفہ بنایا اور اس نے تم کو بناوٹ میں بھی فراخی بخشی یعنی تمہیں کثرت سے اولاد دی۔پس تم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو یاد کرو تا کہ تمہیں کامیابی حاصل ہو......... اس آیت میں خلفاء کا جو لفظ آیا ہے اس سے مراد صرف دنیوی بادشاہ ہیں اور نعمت سے مراد بھی نعمت حکومت ہی ہے۔“
(تفسیر کبیر جلد ششم ص371-372)

بادشاہوں کا بھی وعدہ ہے مگر اس جگہ بادشاہت کا ذکر نہیں بلکہ صرف مذہبی نعمتوں کا ذکر ہے۔چنانچہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) کہ خدا تعالیٰ اپنے قائم کردہ خلفاء کے دین کو دنیا میں قائم کرکے رہے گا۔ اب یہ اصول دنیا کے بادشاہوں کے متعلق نہیں اور نہ ان کے دین کو خدا تعالیٰ نے کبھی دنیا میں قائم کیا ہے بلکہ یہ اصول روحانی خلفاء کے متعلق ہی ہے۔“
(تفسیر کبیر جلد ششم ص374)

روحانی خلفاء کا مخالف فاسق ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔
”پھر فرماتا ہے (۔) کہ وہ خلفاء میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔گویا وہ خالص موحد اور شرک کے شدید ترین دشمن ہوں گے......... چوتھی دلیل جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان خلفاء سے مراد دنیوی بادشاہ ہرگز نہیں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) یعنی جو لوگ ان خلفاء کا انکار کریں گے۔وہ فاسق ہو جائیں گے۔اب بتاؤ کہ کیا جو شخص کفر بواح کا بھی مرتکب ہو سکتا ہو آیا اس کی اطاعت سے خروج فسق ہو سکتا ہے......... فسق کا فتویٰ انسان پر اسی صورت میں لگ سکتا ہے جب وہ روحانی خلفاء کی اطاعت سے انکار کرے۔“
(تفسیر کبیر جلد ششم ص374)

نبوت اور خلافت کا فرق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔
”نبوت تو اس وقت آتی ہے جب دنیا خرابی اور فساد سے بھر جاتی ہے جیسے فرمایا (۔) (روم آیت:32) یعنی جب برّ اور بحر میں فساد واقع ہو جاتا ہے۔لوگ خدا تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں۔الٰہی احکام سے اپنا منہ موڑ لیتے ہیں۔ضلالت اور گمراہی میں گرفتار ہو جاتے ہیں اور تاریکی زمین کے چپہ چپہ کا احاطہ کر لیتی ہے تو اس وقت لوگوں کی اصلاح کے لئے خدا تعالیٰ کسی نبی کو بھیجتا ہے۔جو پھر آسمان سے نور ایمان کو واپس لاتا اور ان کو سچے دین پر قائم کرتا ہے۔لیکن خلافت اس وقت آتی ہے جب قوم میں اکثریت مومنوں اور عمل صالح کرنے والوں کی ہوتی ہے۔خلیفہ لوگوں کو عقائد میں مضبوط کرنے کے لئے نہیں آتا بلکہ تنظیم کو مکمل کرنے کے لئے آتا ہے......... یہی وجہ ہے کہ خلافت اسی وقت شروع ہوتی ہے جب نبوت ختم ہوتی ہے۔“
(تفسیر کبیر جلد ششم ص375)

خلافت کا فقدان جماعت کے نقص سے ہوتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔
”خلافت کا فقدان کسی خلیفہ کے نقص کی وجہ سے نہیں بلکہ جماعت کے نقص کی وجہ سے ہوتا ہے اور خلافت کا مٹنا خلیفہ کے گنہگار ہونے کی دلیل نہیں بلکہ امت کے گنہگار ہونے کی دلیل ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا یہ صریح وعدہ ہے کہ وہ اس وقت تک خلیفہ بناتا چلا جائے گا جب تک جماعت میں مومنوں اور عمل صالح کرنے والوں کی اکثریت رہے گی۔جب اس

میں فرق پڑ جائے گا............تو خلفاء کا آنا بھی بند ہو جائے گا۔ پس خلیفہ کے بگڑنے کا کوئی امکان نہیں۔ ہاں اس بات کا ہر وقت امکان ہوسکتا ہے کہ جماعت کی اکثریت ایمان اور عمل صالح سے محروم نہ ہو جائے۔
(تفسیر کبیر جلد ششم ص 375)

خلیفہ کو عصمت صغریٰ حاصل ہوتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔
سچے خلفاء کی اللہ تعالیٰ نے یہ علامت بتائی کہ جس سیاست اور پالیسی کو وہ چلائیں گے اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں قائم فرمائے گا۔ یہ تو ہوسکتا ہے کہ ذاتی معاملات میں خلیفہ وقت سے کوئی غلطی ہو جائے۔ لیکن ان معاملات میں جن پر جماعت کی روحانی اور جسمانی ترقی کا انحصار ہو اگر اس سے کوئی غلطی سرزد بھی ہو تو اللہ تعالیٰ اپنی جماعت کی حفاظت فرماتا ہے اور کسی نہ کسی رنگ میں اسے اس غلطی پر مطلع کر دیتا ہے۔ صوفیاء کی اصطلاح میں اسے عصمت صغریٰ کہا جاتا ہے۔'' (تفسیر کبیر جلد ششم ص 376)

خلفاء کسی کے ڈر سے مداہنت نہیں کرتے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں
خلفاء کی **چھٹی علامت** اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ (۔) وہ خلفاء میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔ یعنی ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ جرأت اور دلیری پیدا کر دے گا اور خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں کسی کا خوف ان کے دل میں پیدا نہیں ہوگا۔ وہ لوگوں کے ڈر سے کوئی کام نہیں کریں گے۔'' (تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 382)

خلیفہ معزول نہیں کیا جاسکتا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:
ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ جب خلیفہ انتخاب سے ہوتا ہے تو پھر امت کے لئے اس کا عزل بھی جائز ہوا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ گو خلیفہ کا تقرر انتخاب کے ذریعہ سے ہوتا ہے لیکن یہ آیت (النور:56) نص صریح کے طور پر اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ امت کو اپنے فیصلہ کا اس امر میں ذریعہ بناتا ہے اور اس کے دماغ کو خاص طور پر روشنی بخشتا ہے۔ لیکن مقرر اصل میں اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے لیستخلفنھم کہ وہ خود ان کو خلیفہ بنائے گا۔ پس گو خلفاء کا انتخاب مومنوں کے ذریعہ ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا الہام لوگوں کے دلوں کو اصل حقدار کی طرف متوجہ کر دیتا ہے۔ ...... ظاہر ہے کہ ایسے شخص کو امت اسلامیہ معزول نہیں کرسکتی۔
(تفسیر کبیر جلد ششم ص 391)

مکرم نوید احمد منگلا صاحب

رفیق حضرت مسیح موعود

محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب آف قلعہ کالروالا

حضرت چوہدری عبداللہ خاں صاحب 1890ء کو قلعہ کالروالا جس کا پرانا نام قلعہ صوبہ سنگھ تھا میں پیدا ہوئے اور مڈل تک تعلیم مقامی سکول میں حاصل کی پھر پٹوار کی تعلیم حاصل کر کے پٹواری بن گئے۔ آپ نے 1901ء میں گیارہ سال کی عمر میں حضرت اقدس مسیح موعود کی تحریری بیعت کی اور 1904ء میں قادیان جا کر دستی بیعت کر کے حضرت مسیح موعود کے مخلصین کی جماعت میں شامل ہوگئے۔

آپ کی بیعت کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ ایک دن جب آپ نماز جمعہ پڑھنے بیت الذکر گئے تو وہاں پر حضرت مولوی فضل کریم صاحب نے حضرت مسیح موعود کی آمد کا اعلان فرمایا آپ کا یہ فرمانا تھا کہ تمام لوگ آپ کو گالیاں دیتے اور برا بھلا کہتے ہوئے وہاں سے رخصت ہو گئے اور صرف ایک بچہ وہاں موجود رہا جس کا نام عبداللہ خاں تھا جس نے آپ کی آواز پر لبیک کہا گیارہ سال کی عمر میں تحریری بیعت کر لی۔ اس طرح سے آپ کو اللہ تعالیٰ نے وقت کے امام کو پہچاننے اور اس کی بیعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔

آپ کا تعلق ضلع سیالکوٹ کے ایک معزز ''بھلی'' خاندان سے تھا۔

آپ ایک نہایت مخلص۔ دعا گو اور سلسلہ کے بزرگ فدائی احمدی تھے اور خلافت سے عشق کی حد تک محبت کرنے والے تھے۔ آپ اپنے علاقے میں بہت اثر و رسوخ رکھتے تھے اور باقی تمام لوگ اپنے تمام کاموں میں آپ پر اعتماد کرتے اور اپنے فیصلے آپ سے کروایا کرتے تھے۔ آپ اپنے علاقے کے سرپنچ بھی رہے اور آپ کے ماتحت کئی ممبر تھے جو لوگوں کے فیصلے کیا کرتے تھے۔ آپ نہایت روشن دماغ بزرگ تھے اور بہترین اردو بولتے تھے جس کی وجہ سے آپ ''بابا اردو خاں'' کے نام سے اس علاقے میں مشہور تھے۔ آپ کو ساری عمر جماعتی خدمات کی بھی توفیق ملی اور آپ کسی نہ کسی جماعتی عہدے پر ساری عمر فائز رہے۔ تاحیات اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ رہے۔

گھٹیالیاں کالج کی ساری تعمیر آپ کے ذریعہ کروائی گئی اور مرکز نے روپے پیسے اور حساب کتاب کے معاملے میں آپ پر اعتماد کیا آپ کو گھڑ سواری کا بہت شوق تھا اور نہایت اچھی قسم کی گھوڑی اپنے پاس رکھتے تھے ایک دفعہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اس علاقے میں دورے پر تشریف لائے تو آپ ان کی گاڑی کے ساتھ ساتھ اپنی گھوڑی دوڑاتے رہے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا آپ کی گھوڑی بہت اعلیٰ نسل کی ہے تو اس پر آپ نے فرمایا حضور یہ گھوڑی میری طرف سے آپ کو بطور تحفہ پیش ہے حضور نے آپ کا یہ تحفہ قبول فرمایا اور پھر فرمایا میں نے آپ کا یہ تحفہ قبول کیا اب یہ ہماری طرف سے بطور تحفہ قبول فرمائیں۔ غرض اس طرح کی شفقتوں کے نمونے بارہا آپ کو میسر آئے۔

آپ ایک ہردلعزیز شخصیت تھے اور نہایت دیانتدار انسان تھے۔ سارا علاقہ آپ کا احترام کرتا تھا۔ آپ چونکہ پیشے کے لحاظ سے پٹواری تھے اس لحاظ سے آپ کے تعلقات کا دائرہ بہت وسیع تھا اور آپ نے اس سے بہت فائدہ اٹھایا اور آپ کے جہاں جہاں تعلقات تھے انہیں حضرت مسیح موعود کا پیغام پہنچاتے۔

آپ نے اپنی زندگی میں رفاہ عامہ کے کئی کام کئے۔ آپ نے اپنی ذاتی اراضی دے کر اپنے علاقے میں ایک عدد مویشی ہسپتال اور ایک دوسرا ہسپتال بنوایا اور بہت سے یتیموں رشتہ داروں اور غیروں کی پرورش کی اور کئی بیواؤں کی خبر گیری کرتے تھے۔

کئی رشتے کروائے اور ذاتی مدد دے کر ان کی شادیاں بھی کروائیں۔ آپ ایک نہایت دیانتدار پٹواری تھے۔

آپ کے متعلق خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے ایک خطبے میں فرمایا:۔

''وہ (حضور کے رفیق) تھے اور بہت ہی فدائی اور عاشق انسان تھے زندگی کا اکثر حصہ وہی جماعت کے امیر رہے اور گھٹیالیاں کالج بنانے میں بھی انہوں نے بڑی محنت کی یہ اس دور کے لوگ ہیں جن میں پٹواریوں میں ولی پیدا ہونا بہت شاذ کی بات ہوا کرتی تھی لیکن حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا یہ بھی ایک نشان ہے کہ پٹوار خانوں سے اولیاء پیدا کر دیئے۔'' (روزنامہ الفضل 15/اپریل 1992ء)

آپ کو خدا تعالیٰ نے چار بیٹیوں سے نوازا آپ کے چھ بیٹے چھوٹی عمر میں وفات پا گئے لیکن آپ ایسے کامل الایمان اور خدا تعالیٰ کی ذات پر توکل کرنے والے تھے کہ ان تمام صدمات میں نارمل رہے اور انتہائی صبر کا نمونہ دکھایا اور ساری زندگی اس شعر پر عمل کرتے نظر آئے۔

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلاء ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

آپ کو چونکہ خلافت سے خاص تعلق تھا اور ربوہ بکثرت جایا کرتے تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملاقات فرماتے ایک دفعہ جب آپ ربوہ تشریف لے گئے تو حضور کے سامنے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ حضور اگر میرا کوئی بیٹا ہوتا تو میں اسے دین کی راہ میں وقف کر دیتا اس پر حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار بیٹیوں سے نوازا ہے آپ ان میں سے کسی کی شادی واقف زندگی سے کر دیں آپ کی خواہش پوری ہو جائے گی۔ اس پر آپ نے اپنی ایک بیٹی محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ کی شادی مکرم محمود احمد چیمہ صاحب مربی سلسلہ سے کر دی جو لمبا عرصہ انڈونیشیا میں خدمات سرانجام دیتے رہے اور اپنی ساری زندگی بطور واقف زندگی قربانیاں دیتے ہوئے گزاری آپ کی بیٹی محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے (خطبہ جمعہ فرمودہ 3/اپریل 1992ء میں فرمایا

''وہ ایک بہت ہی فدائی اور غیر معمولی صابرہ واقف زندگی عورت تھیں۔ خاوند نے وقف کیا شادی کے اکتالیس سال کے عرصے میں سے صرف گیارہ سال اکٹھے رہنا نصیب ہوا اور تیس سال جدا رہے۔'' مزید حضور نے فرمایا ''اس کو وقف کہتے ہیں خاوند نے وقف کیا اور کامل وفا کے ساتھ بیوی نے اپنی زندگی کی ساری جوانی دین کے حضور پیش کر دی سارے دکھ خود اٹھائے اور خاوند کو بےفکر کر کے دین میں چھوڑ دیا۔''
(روزنامہ الفضل 15/اپریل 1992ء)

حضرت چوہدری عبداللہ خان صاحب کے ذریعہ طاعون کے ایام میں اللہ تعالیٰ نے گاؤں والوں کو ایک نشان دکھایا۔ وہ نشان یہ تھا کہ جب طاعون پڑی اور ہر طرف موتا موتی کا عالم تھا آپ کو بھی طاعون کا پھوڑا نکل آیا اور دستور کے مطابق لوگ آپ کو گاؤں سے باہر چارپائی پر چھوڑ آئے کہ صبح جب مر جائے گا تو دفن کر دیں گے۔ صبح جب یہ سمجھ کر کہ اب آپ مر چکے ہوں گے اور جا کر دفن کرتے ہیں وہاں گئے تو حضرت چوہدری عبداللہ خان صاحب نے جو وہاں زندہ سلامت موجود تھے ان سب کو اپنی طرف بلایا اور فرمایا آ جاؤ آ جاؤ تم مجھے مردہ حالت میں دیکھنے آئے ہو لیکن میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ میں نہیں مرسکتا کیونکہ رات کو میرے پاس حضرت مسیح موعود تشریف لائے تھے اور انہوں نے مجھے تھپکی دی اور فرمایا ''عبداللہ خاں تم طاعون سے نہیں مرو گے'' پس آؤ اور ان کو قبول کر لو۔ غرض آپ کی ذات خدا تعالیٰ کا ایک زندہ نشان تھی۔

آپ اپنے علاقے کے بہترین سماجی کارکن تھے اور اہل علاقہ کے لئے ہر خدمت کرنے کو تیار رہتے تھے آپ نے اپنے گاؤں میں بتیوں کا بھی انتظام کیا جو تمام رات جلتی رہتی تھیں اور یہ سب آپ محض خلق خدا کی بھلائی کے لئے کرتے تھے۔

آپ کا معمول تھا کہ رات سونے سے قبل اپنے کمرے میں رکھے لکڑی کے بورڈ پر اگلے دن کا پروگرام لکھا کرتے تھے آپ کی وفات سے ایک روز قبل آپ نے وہاں لکھا کہ ''11 نومبر کو میں ربوہ جاؤں گا'' اسی تاریخ یعنی 11 نومبر 1972ء کو آپ کی وفات ہوئی اور اسی دن جنازہ ربوہ لایا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے نماز جنازہ پڑھائی اور بعد ازاں آپ کو قطعہ رفقاء بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

کچھ ایسے بھی اٹھ جائیں گے اس بزم سے جن کو
تم ڈھونڈنے نکلو گے مگر پا نہ سکو گے

اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد کو بھی ان تمام نیکیوں کو جاری رکھنے اور خلافت احمدیہ حقہ کے ساتھ اپنا تعلق پختہ کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے اور ہر آن ان پر اپنے فضلوں اور رحمتوں کا سایہ رکھے۔ آمین

ماخوذ

مکرم ڈاکٹر مبارک علی صاحب

بازار اور اس کی تاریخ

بازار قدیم فارسی کا لفظ ہے اور پہلوی (ژند) میں واجار استعمال ہوا ہے۔ ظاہراً یہ لفظ ابا (خورش) وزاء (جا، مکان) کا مرکب ہے۔ ابتداء میں صرف کھانے کی چیزوں کے فروخت ہونے کی جگہ کے لئے مخصوص تھا لیکن رفتہ رفتہ عام چیزوں کی فروخت ہونے کی جگہ کے لئے استعمال ہونے لگا۔ یہ لفظ قدیم فارسی سے ہی ایشیا اور یورپ کی زبانوں میں لیا گیا ہے۔ جنوبی ایشیا کی تمام زبانوں میں مروج ہے اور انگریزی، فرانسیسی، ہسپانوی، پرتگالی اور اطالوی میں بھی یہ لفظ رائج ہے اور اس کے ہجے Bazar ملتے ہیں۔ بازار کے لفظ کے آتے ہی رونق، ہنگامہ، گہما گہمی، ہجوم، بھیڑ، شوروغل، چیخ وپکار اور چہل پہل کا تصور ذہن میں آتا ہے۔ خصوصیت سے مشرق میں جہاں بازار محض خرید وفروخت کی جگہ نہیں، بلکہ ایک ایسا مرکز ہے جہاں معاشرہ کی ثقافتی و معاشرتی وسماجی اور سیاسی سرگرمیاں پروان چڑھتی ہیں۔

بازار کا ادارہ، انسانی تہذیب وتمدن کی ترقی یافتہ دور کی پیداوار ہے، جبکہ انسان دور وحشت سے نکل کر اجتماعی زندگی میں آیا، صنعت وحرفت میں ترقی ہوئی، معاشرہ مختلف پیشوں میں تقسیم ہوا، انسانی زندگی کی ضروریات بڑھیں اور اس کی آسائش اور آرام کے لوازمات میں اضافہ ہوا تو اس وقت ایک ایسے مرکز کی ضرورت ہوئی جہاں یہ مختلف اشیاء کا آپس میں تبادلہ کر سکیں۔ اسی ضرورت نے بازار کو پیدا کیا۔

بازار کی ابتداء مذہبی تہواروں سے ہوئی جبکہ اردگرد کے لوگ کسی مقدس مقام پر جمع ہوا کرتے تھے، یہاں کسان اور دستکار چیزیں فروخت کے لئے لایا کرتے تھے اور چیزوں کے بدلے Barter پر لین دین کیا کرتے تھے۔ بعد میں یہی مذہبی تہوار اور زیارت گاہیں دیہاتوں کے میلے بن گئے۔ ابتداء میں چیزوں کا لین دین محدود پیمانہ پر ہوا کرتا تھا۔ مگر بعد میں ایسا ہوا کہ کسی کے پاس زیادہ چیزیں تھیں اور اس نے ان کے تبادلہ میں ایسی چیزیں لے لیں جن کی اسے فوری ضرورت نہیں تھی۔ اس لئے اس نے ان اشیاء کو اپنے پاس محفوظ کرلیا تا کہ ضرورت کے وقت انہیں کسی دوسرے بیوپاری کو دے کر اس سے سامان لے، اس طریقہ کار کی وجہ سے کاروبار میں بیچ کے آدمی Middle Man کی ابتداء ہوئی۔

شروع شروع میں یہ ہوتا تھا کہ تاجر ضرورت سے زیادہ سامان جو فروخت ہونے یا تبادلہ سے بچ جاتا تھا اسے واپس اپنے گاؤں لے جاتا تھا، مگر جب سامان زیادہ ہوا تو اسے اس کے آنے اور لے جانے میں دشواری ہوئی۔ اس لئے اس کا حل یہ نکالا گیا کہ سامان کو بازار ہی میں محفوظ جگہ پر رکھ دیا جائے، اس سے دکان کی شروعات ہوئی۔

آگے چل کر کاریگروں کی ضرورت پیدا ہوئی جو اشیاء کو مرمت کر کے اسے دوبارہ سے بیچنے کے قابل بنا سکیں، یا اسے دوبارہ سے استعمال کے لائق کر سکیں، بعد میں یہ ہوا کہ کاریگر دکان پر بیٹھنے لگے تا کہ ضرورت کے مطابق فوری طور پر چیزوں کو بنا سکیں۔ آگے چل کر یہی دکانیں کاریگروں کی ورک شاپس بن گئیں جہاں یہ اور ان کے خاندان کے لوگ کام کرتے تھے، جس کی وجہ سے مختلف خاندان کے لوگ مختلف پیشوں میں ماہر ہوگئے جیسے لوہار، بڑھئی، چمار اور کمہار وغیرہ جب ان کی اشیاء کی مانگ زیادہ ہوئی تو انہوں نے دوسرے لوگوں کو بھی اپنے ہاں ملازم رکھنا شروع کر دیا۔

دکانوں کے قائم ہونے کے بعد بازار مستقل طور پر ایک جگہ پر قائم ہوگیا اور دکاندار روز کاروبار میں مشغول ہوگیا، آہستہ آہستہ اس کے ایجنٹ دوسری جگہوں سے مال واسباب لانے لگے کہ جس کی ضرورت گاہکوں کو ہوتی تھی۔ اس سے بازار محدود تجارت سے بڑھ کر وسیع ہوگیا۔

مستقل بازار کے وجود میں آنے کے بعد سب سے بڑا مسئلہ دکانوں اور مال کی حفاظت کا ہوا۔ دوسرا مسئلہ مناسب قیمتوں اور اشیاء کی فروخت، ناپ تول کے معیار اور لین دین کے لئے کرنسی کا ہوا، ان مسائل کے حل کو لوگوں نے مقامی طور پر بھی حل کیا اور ریاست کی جانب سے بھی اس سلسلہ میں قاعدے وقوانین بنائے گئے۔ اس طرح معاشرہ میں تجارتی و ثقافتی ضرورت کے تحت ایک اہم ادارہ وجود میں آیا کہ جس کے تاریخی مطالعہ سے معاشرہ کی ترقی اور اس کے معاشی ومعاشرتی رجحانات کا اندازہ ہوسکتا ہے۔

ابتدائی دور میں بازار وقتاً فوقتاً ایسی جگہ لگا کرتے تھے۔ جہاں مختلف بستیوں کے لوگ بآسانی آسکیں اور جاسکیں چونکہ اس ادارہ کا تحفظ ہر ایک کو منظور تھا، اس لئے اس قسم کی روایات پڑیں کہ ان دنوں میں جبکہ بازار لگا ہو، جنگ وجدل نہیں کرنا چاہئے۔ بازار میں امن وامان رکھنا چاہئے اور سامان کی حفاظت ہونی چاہئے۔ جلد ہی یہ بازار محض تجارت کی جگہ نہیں رہے بلکہ ثقافتی وسماجی اور سیاسی سرگرمیوں کے مرکز بھی بن گئے وہاں کھیل کود، ناچ گانے، موسیقی اور شعروشاعری کی محفلیں بھی ہونے لگیں۔ چنانچہ قدیم عرب میں یہ بازار عربوں کی زندگی میں بڑی اہمیت رکھتے تھے مثلاً ان کا سب سے مشہور بازار ''سوق عکاظ'' کہلاتا تھا۔ یہ طائف کے قریب ایک پُرفضا نخلستان میں لگا کرتا تھا۔ یہاں نہ صرف عرب تجارت کی غرض سے جمع ہوتے تھے بلکہ ساتھ میں باہم بحث ومباحثہ ہوتا، شعر سنائے جاتے، خطیب اپنا خطبہ دیتے اور اس جگہ عرب کے بہترین قصائد منتخب ہو کر کعبہ کے دروازے پر آویزاں کئے جاتے تھے۔ اس بازار میں تمام عرب کے قبیلے جمع ہوتے تھے، اس لئے بہت سے سیاسی وسماجی معاملات بھی یہیں طے ہوتے تھے مثلاً اگر کسی کا رشتہ دار قید ہے تو اسے فدیہ دے کر کس طرح چھڑایا جائے؟ اگر کسی کا مقدمہ ہے تو اس کا فیصلہ کس سے کرایا جائے؟ وغیرہ وغیرہ۔

لیکن جب بڑے بڑے شہروں کی بنیاد پڑی اور یہاں آبادی میں اضافہ ہوا، تو اس قسم کے بازاروں کا رواج کم ہوگیا اور شہروں میں مستقل بازاروں کی بنیاد پڑی اور یہ یہیں سے ایک مضبوط اور مستحکم ادارے کی حیثیت سے ابھرا اور زندگی کے ہر شعبہ کو متاثر کیا، اگرچہ آج بھی بعض گاؤں میں ہفتہ، مہینہ میں اس قسم کے بازار لگتے ہیں جہاں قریبی گاؤں کے لوگ جمع ہوتے ہیں اور ہر گاؤں والے اپنا اپنا سامان برائے فروخت لاتے ہیں لیکن شہروں کے بازار نے ان کی حیثیت کو بری طرح متاثر کیا ہے۔

اسلامی سلطنت کے استحکام کے بعد، جب کوفہ، قاہرہ، بغداد اور دوسرے بڑے بڑے شہر آباد ہوئے تو ان میں آبادی کی سہولت اور ضرورت کی خاطر بازاروں کی بنیاد پڑی، حکومت وقت نے تاجرں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں دیں تا کہ وہ اپنے کاروبار میں ترقی کرسکیں اور اس سے عوام کو فائدہ پہنچے۔ ان بازاروں میں تاجر دور دور کے ممالک سے، نادر ونایاب اشیاء لاتے۔ چونکہ نئے نئے ملک فتح ہو رہے تھے اس لئے ان تاجروں کا دائرہ وسیع ہوتا جارہا تھا، نئے ممالک کی فتح کے ساتھ، مال غنیمت نے معاشرہ میں دولت کی فراوانی پیدا کر رکھی تھی، جس کی وجہ سے لوگوں میں قوت خرید بھی زیادہ تھی اس لئے یہ بازار بڑھتے اور ترقی کرتے گئے۔

عام طور سے تمام اسلامی شہروں میں بڑے بڑے بازار شہر کی جامع مسجد کے اطراف میں ہوتے تھے، مسجد چونکہ ایک مذہبی وثقافتی جگہ تھی، جہاں لوگ جمع ہوتے رہتے تھے۔ اس لئے مسجد کے اردگرد بازار بنتے تھے تا کہ مسجد سے نکلتے ہی وہ اپنی پسند کی چیزیں خرید سکیں۔ یہ بازار موسم کی وجہ سے چھتہ دار ہوتے تھے تا کہ گرمی، سردی اور بارش میں دکاندار اور گاہک خرید وفروخت میں مصروف رہیں۔ تجارتی وصنعتی ترقی کے ساتھ ساتھ یہ اضافہ ہوا کہ ہر صنعت کے لئے علیحدہ علیحدہ بازار مقرر ہوئے تا کہ گاہک اور دکاندار دونوں کی سہولت ہو، اس لئے کپڑے، اناج، سونا، چاندی اور میوہ کے علیحدہ علیحدہ بازار ہوا کرتے تھے۔ بازار کی حفاظت اور انتظام کی خاطر حکومت کی جانب سے عہدیدار ہوتے تھے، جیسے شحنۂ منڈی، بازار داروغہ یا محتسب اور منتظم، ان کا کام تھا کہ دکانداروں کی اور ان کے سامان کی حفاظت کریں۔ ناپ تول اور قیمتوں کے تعین کی ذمہ داری بھی ان کی تھی۔

(ڈاکٹر مبارک علی کی کتاب ''بازار اور دوسرے مضامین'' سے اقتباس)

☆☆☆☆☆

دنیاداری کی باتوں کو چھوڑ دیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ ہالینڈ پر مستورات سے خطاب کرتے ہوئے 3 جون 2004ء کو فرمایا:۔

عُجب سے بچنا، خود پسندی سے بچنا، حرام مال سے بچنا اور بداخلاقی سے بھی بچنا یہ سب تقویٰ ہیں۔ اور بعض عورتوں میں عُجب بہت زیادہ ہوتا ہے۔ عُجب کا مطلب ہے کہ غرور اور تکبر۔ اگر چند پیسے دوسرے سے زیادہ ہاتھ میں آگئے تو اپنے آپ کو کچھ سمجھنے لگ گئیں۔ اگر کسی بہتر خاندان کی ہیں تو اسی پر تکبر ہے۔ اگر علم کچھ زیادہ ہے تو اسی پر گھمنڈ ہے۔ غرض کے ہر معاملہ میں صرف اپنے پر ہی نظر رکھتی ہیں، کسی کو کچھ سمجھنا ہی نہیں۔ ہر وقت اپنے آپ کو ایسے ٹولے یا گروہ میں گھیرے رکھنا جو یا تو اس کے خوشامدیوں کا گروہ ہو، ہر وقت ان کی تعریف کرنے والا ہو یا ان کی ہاں میں ہاں ملانے والا ہو، یا پھر ایسی قماش کے، ایسی طبیعت کے لوگوں میں اٹھنا بیٹھنا ہو جو ایسی طبیعت رکھتے ہوں جن میں عُجب ہو اور خود پسندی ہو۔ جیسی ان کی اپنی طبیعت ہے ایسی ان عورتوں کی بھی ہو۔ دوسرے کا ہنسی ٹھٹھا اڑانے والی ہو۔ تو ایسے لوگ، ایسی عورتیں پھر عہدیداران کو بھی ایسی ہی نظر سے دیکھنے لگتی ہیں۔ ان کو بھی اسی طرح دیکھنے والی ہوتی ہیں۔ ان کے دل میں ان عہدیداران کی بھی کوئی عزت نہیں ہوتی۔ نہ وہ لجنہ کی کسی عہدیدار کو کچھ سمجھ رہی ہوتی ہیں، نہ لجنہ کی صدر کو، نہ امیر کو اور پھر نظام جماعت کی بھی ان کے دل میں کوئی وقعت نہیں ہوتی۔ پھر آہستہ آہستہ خلافت کے ادب واحترام سے بھی پیچھے ہٹ جاتی ہیں اور جماعت سے بھی پیچھے ہٹ جاتی ہیں۔ تو فرمایا کہ عُجب جو ہے جب یہ تم میں پیدا ہوگا تو خود پسندی پیدا ہوگی اور ہر وقت یہی دل چاہے گا کہ لوگ میری ہاں میں ہاں ملائیں، مجھے ہی دوسروں سے بہتر سمجھیں۔ ایک مقولہ ہے فارسی کا ''خود پسندی دلیلِ نادانی است'' کہ اپنی تعریف کرنے والا اور کرانے والا بے وقوف ہی ہے۔ یعنی ہر وقت جس کو اپنی تعریف کی فکر رہے اور ہر وقت اپنی تعریف ہی کرتا رہے اس کی بے وقوفی کے لئے یہی دلیل کافی ہے۔ اس لئے اپنی اور اپنی نسلوں کی روحانی بقا اگر چاہتی ہیں، روحانی زندگی اگر چاہتی ہیں اور یہ چاہتی ہیں کہ آپ کو خدا کا پیار حاصل ہو تو ان دنیا داری کی باتوں کو چھوڑ دیں اور حقیقی تقویٰ کی راہوں پر چلیں۔ اللہ تعالیٰ کا خوف اپنے دلوں میں پیدا کریں، لوگوں سے محبت اپنے دلوں میں پیدا کریں۔ خود غرضی اور تکبر سے بچیں۔ نہ خاندانی وجاہت، نہ مال، نہ دولت آپ کو اس بیماری میں مبتلا کرے۔

(الفضل انٹرنیشنل 22 جولائی 2005ء)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح وتقریب شادی

مکرم احمد خاں صاحب منگلا معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم محمد اظہر خان صاحب منگلا مربی سلسلہ کے نکاح کا اعلان محترم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ناظر دعوت الی اللہ نے مورخہ 27مارچ 2009ء کو بعد از نماز عصر بیت مبارک میں مکرمہ لبنٰی امتیاز صاحبہ بنت مکرم امتیاز احمد صاحب باجوہ دارالفتوح غربی ربوہ کے ساتھ مبلغ 75ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ 28مارچ کو بارات ایوان محمود میں گئی رخصتی کے موقع پر مکرم فرید احمد نوید صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے دعا کروائی۔ 29مارچ کو بیوت الحمد ربوہ میں دعوت ولیمہ کی تقریب منعقد ہوئی جس میں مکرم مظہر اقبال صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے دعا کروائی۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں گھرانوں کے لئے خیر وبرکت کا موجب فرمائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم مسعود احمد صدیقی صاحب صدر حلقہ مارگلہ ٹاؤن اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی محترم ہمایوں محمود احمد صدیقی صاحب مورخہ 30/اپریل 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ عرصہ ڈیڑھ سال سے بیمار تھے اور آپ کے جگر اور گردوں نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا۔ بوقت وفات آپ کی عمر 44سال تھی۔ آپ مکرم ظہور احمد صدیقی صاحب آف سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی کے بیٹے تھے۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم وسیم احمد چیمہ صاحب مربی ضلع اسلام آباد نے پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو واقفین نو بچے بیٹا بعمر 13سال اور بیٹی بعمر 11سال چھوڑی ہیں ۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان سب کو اپنے حفظ وامان میں رکھے اور خود ان کی کفالت کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین

خاکسار اپنے والد محترم ظہور احمد صدیقی صاحب کی صحت کے لئے بھی خصوصی درخواست دعا کرتا ہے کچھ عرصہ پہلے خاکسار کی والدہ محترمہ بعارضہ قلب وفات پا گئی تھیں اور اب چھوٹے بھائی کی عین جوانی میں وفات ہوگئی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم صفی الرحمٰن خورشید صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں محترم مسعود احمد خورشید سنوری صاحب مقیم امریکہ گزشتہ ایک ماہ سے کھانسی اور سینہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں ڈاکٹرز اب مورخہ 27/اپریل 2009ء کو ان کے Pace Maker کو تبدیل کر رہے ہیں ۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نیز ان کے نواسے عزیزم بدر احمد ابن مکرم قمر احمد صاحب کراچی آجکل ایک سال کی اعلیٰ تعلیم کے لئے امریکہ میں ہیں ان کی اعلیٰ کامیابی کیلئے دعا کی درخواست بھی کرتے ہیں۔

مکرم عبدالحفیظ محمود صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بیٹا عزیزم رشیق محمود عمر 12سال واقف نو عرصہ اڑھائی سال سے برین ٹیومر کی وجہ سے بیمار چلا آ رہا ہے اب اس کی شیخ زاید ہسپتال لاہور میں اوپن سرجری مورخہ 23/اپریل 2009ء کو متوقع ہے۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بیٹے کو معجزانہ طور پر شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے ہر لحاظ سے آپریشن کامیاب کرے صحت وتندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

مکرم علیم الدین قمر صاحب دارالعلوم شرقی ہادی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب عرصہ دو ماہ سے پیٹ کے عوارض کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل رہے ہیں۔ اب فیصل آباد ریفر کر دیا گیا ہے۔ کمزوری پہلے سے بڑھ گئی ہے۔ احباب جماعت درد دل سے بھائی جان کی شفاء کاملہ کے لئے دعائیں کریں۔

اسی طرح خاکسار کی پوتی پیٹ کی خرابی کی وجہ سے بہت بیمار تھی اب بہت فرق ہے۔ دعا کی ابھی ضرورت ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

مکرم لقمان احمد کشور صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں مکرم ناصر احمد باجوہ صاحب سابق صدر محلّہ ناصر آباد جنوبی حلقہ رضا حال مقیم کراچی کی صحت ان دنوں بہت خراب ہے۔ کچھ عرصہ سے ہائی بلڈ پریشر کے مریض چلے آ رہے ہیں۔ احباب کرام سے ان کی مکمل صحت اور شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

منارۃ المسیح ہال کے ساتھ ایک عظیم الشان لائبریری کی سکیم

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کو اللہ تعالیٰ نے دور بین آنکھ بخشی تھی اور آپ کا ہر نیا قدم بصیرت اور معاملہ فہمی کی نئی سے نئی راہیں کھول دیتا تھا۔ مجلس مشاورت 1945ء میں حضور نے منارۃ المسیح ہال کی تحریک فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے مجلس شوریٰ کے موقعہ پر خود ہی جماعت کے دلوں میں ایسا زبردست جوش اور اخلاص پیدا کر دیا کہ اندازہ سے بھی زیادہ چندہ نقد اور وعدوں کی صورت میں ہوگیا اور جب یہ خبر شائع ہوئی تو باہر کے دوستوں کی طرف سے بھی تقاضا ہونے لگا کہ ہمیں بھی ثواب میں شامل کیا جائے اور ساتھ ہی چندے بھی آنے لگے۔

حضرت مصلح موعود نے ایک طرف تو خطبہ جمعہ (20/اپریل 1945ء) میں اعلان فرمایا کہ جماعت کا ہر فرد اس مد میں چندہ لکھوا سکتا ہے اور پانچ سال کے عرصہ میں بالاقساط یا یکمشت ادا کر سکتا ہے۔ مگر دوسری طرف جماعت کے دوستوں کو بتایا کہ مجوزہ ہال کم ازکم پچیس لاکھ روپیہ میں بنے گا۔ اتنی بڑی رقم خرچ کرنے کے بعد ہمیں ایسی صورت سوچنی چاہئے کہ جس سے ہم اس ہال کو دعوت الی اللہ کا عظیم الشان مرکز بنا دیں اور وہ اس طرح ممکن ہے کہ ہال کے ساتھ سولہ لاکھ روپے کے مصرف سے ایک عظیم اور مثالی لائبریری بھی بنائیں جس میں دنیا کے تمام مذاہب کی اہم کتابیں اور دین کی قریباً ساری کتابیں جمع کرنے کی کوشش کی جائے۔

اس سلسلہ میں حضور نے مجوزہ لائبریری کی نسبت ایک تفصیلی سکیم بھی تیار کی۔ چنانچہ فرمایا:۔

’’یوں تو لائبریری پڑھنے ہی کے لئے ہوتی ہے۔ لیکن ہماری غرض چونکہ یہ ہوگی کہ (دعوت الی اللہ) کو ساری دنیا میں پھیلائیں اس لئے ساری دنیا میں (دعوت) پھیلانے کے لئے ضروری ہوگا کہ ہم ایسے آدمی تیار کریں جو ہر زبان جاننے والے ہوں۔ یا اگر ہر ایک زبان نہیں تو نہایت اہم زبانیں جاننے والے ہوں۔ جن زبانوں میں ان مذاہب کی کتابیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً یونانی ہے، عبرانی ہے تاکہ عیسائیت اور یہودیت کا لٹریچر پڑھ سکیں اور عربی جاننے والے بھی ہوں تاکہ (دین) کا لٹریچر پڑھ سکیں۔ فارسی جاننے والے بھی ہوں تاکہ...... کا لٹریچر پڑھ سکیں۔ سنسکرت اور تامل جاننے والے بھی ہوں تاکہ ہندو اور ڈریوڈینس کا لٹریچر پڑھ سکیں۔ پالی زبان جاننے والے بھی ہوں تاکہ بدھوں کا لٹریچر پڑھ سکیں۔ چینی زبان جاننے والے ہوں تاکہ کنفیوشس کا لٹریچر پڑھ سکیں اور پہلوی زبان بھی جاننے والے ہوں تاکہ زرتشتیوں کا لٹریچر پڑھ سکیں۔ اسی طرح پرانی دو تہذیبیں ایسی ہیں کہ گو اب وہ تہذیبیں مٹ چکی ہیں مگر ان کا لٹریچر ملتا ہے ان میں سے ایک پرانی تہذیب بغداد میں تھی اور ایک مصر میں تھی ان کا لٹریچر پڑھنے کے لئے بابلی زبان اور ہلیوگرافی جاننے والے چاہئیں تاکہ ان کے لٹریچر کو پڑھ کر...... کی تائید میں جو حوالے مل سکیں ان کو جمع کریں اور ان کے ذریعہ...... پر جو حملے ہوتے ہیں ان حملوں کا جواب دے سکیں ...... پس ہمارے لئے ضروری ہوگا کہ ہم اس قسم کے لٹریچر کا مطالعہ کرنے والے لوگ پیدا کریں اور ان کو اس کام کے لئے وقف کریں کہ وہ لائبریری میں بیٹھ کر کتابیں پڑھیں اور معلومات جمع کر کے مدون صورت میں مبلغوں کو دیں تا وہ انہیں استعمال کریں۔ اسی طرح وہ اہم مسائل کے متعلق تصنیفات تیار کریں۔ اگر ان لوگوں کی رہائش اور گزارہ کے لئے دو لاکھ روپیہ وقف کریں تو یہ اٹھارہ لاکھ روپیہ بنتا ہے پھر ان کی کتب کو شائع کرنے کے لئے ایک (مربی) کی ضرورت ہے جس کے لئے ادنیٰ اندازہ دو لاکھ کا ہے اس کے علاوہ پانچ لاکھ روپیہ اندازاً اس بات کے لئے چاہئے کہ جو تصنیفات وہ تیار کریں ان کو شائع کیا جائے اور پھر ایسا انتظام کیا جائے کہ نفع کے ساتھ وہ سرمایہ واپس آتا جائے اور دارالمصنفین کا گزارہ اس کی آمد پر ہو۔ یہ وہ صحیح طریقہ ہے جس کے ذریعہ سے ہم علمی دنیا میں ہیجان پیدا کر سکتے ہیں اور اس کام کے لئے پچیس لاکھ روپے کی ضرورت ہے‘‘۔

(الفضل یکم مئی 1945ء)

قوموں کی اصلاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ

’’قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی‘‘ الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی نوجوانوں کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالئے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجئے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

اعزاز

(نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول)

امسال جماعت ہشتم کے بورڈ کے امتحان میں عزیزہ شانزے جمال بنت مکرم جمال الدین نور صاحب نے 672/800 نمبر حاصل کر کے اول، عزیزہ فائزہ تسکین بنت مکرم عبدالغفور صاحب نے 646/800 نمبر حاصل کر کے دوئم اور عزیزہ قرۃ العین بنت نور الدین بابر صاحب نے 637/800 نمبر حاصل کر کے سوئم پوزیشن حاصل کی ہے۔ نیز ربوہ کے تمام سکولز میں پہلی نو پوزیشنز نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن کی طالبات نے حاصل کی ہیں۔ امتحان میں کل 56 طالبات شامل ہوئیں ۔ 3طالبات نے A+ ‘35 طالبات نے A, 17طالبات نے Bاور 01طالبہ نے C گریڈ حاصل کیا۔ تمام طالبات نے بفضل اللہ تعالیٰ کامیابی حاصل کی۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے ادارہ اور ان طالبات کو مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین

(پرنسپل گرلز سکول نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

تبصرہ

ترتیل القرآن

قرآن کریم ناظرہ سیکھنے کا مفید قاعدہ

نام کتاب: قاعدہ ترتیل القرآن

مصنف: ابولوذع الحافظ

صفحات: 78

قرآن کریم کے علم کو پھیلانا، اس کی برکات دوسروں تک پہنچانا دینی لحاظ سے مفید اور حصول ثواب کا ذریعہ ہے۔ ان سب کے لئے بنیادی ضرورت قرآن کریم کی صحت کے ساتھ تلاوت ہے۔ جب تک کسی شخص کو قرآن کریم ناظرہ کے رموز معلوم نہیں اس وقت تک اس روحانی تعلیم کو دوسروں تک پہنچانے کا صحیح حق ادا نہیں ہوسکتا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں اس طرف خصوصیت سے توجہ دی جاتی ہے۔ ہر بچہ اور بڑا تلفظ کے ساتھ قرآن کریم سیکھتا اور پھر اس کی تلاوت کرتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی بڑھتی ہوئی تعداد اور عالمگیریت کی وجہ سے قرآن کریم سکھانے اور اس کی تعلیمات زیادہ سے زیادہ پھیلانے کی ضرورت پہلے سے کئی گنا بڑھ گئی ہے۔ خاص طور پر ایسی کتاب کی ضرورت ہے جو قرآن کریم کے رموز کو ابتدائی سطح سے شروع کر کے مکمل اسباق پر مشتمل ہو۔

محترم حافظ برہان محمد خان صاحب (ابولوذع الحافظ) نے اردو زبان میں قرآن کریم ناظرہ سکھانے کے لئے ایک مفید اور کارآمد کتاب شائع کر کے اس کمی کو پورا کیا ہے۔ اب پاکستان کے ساتھ ساتھ دیگر ممالک میں بھی اس کی افادیت محسوس کی جائے گی۔

زیر تبصرہ کتاب میں مصنف نے بڑی مہارت اور محنت سے عربی حروف تہجی سے لے کر مکمل آیات تک فن تجوید کے تمام اسباق کو تلفظ اور معانی کے ساتھ سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ عربی زبان کا تعارف، قواعد وضوابط اور عربی بول چال کے طریقے آسان اردو میں بیان کئے گئے ہیں۔ اردو بولنے اور سمجھنے والے احباب کو بہت آسانی سے قرآن کریم کی صحت کے ساتھ تلاوت کرنے کا فن سکھایا جاسکتا ہے۔

مصنف نے اس قاعدے کا اب دوسرا ایڈیشن شائع کیا ہے جس کے آغاز میں آداب تلاوت لکھے ہیں جن کے مطابق قرآن کریم کو پاک صاف ہو کر پاکیزہ و پُرسکون ماحول میں پڑھا جائے اور تلاوت قرآن کریم کے دوران مضمون کو اپنے پر وارد کرتے ہوئے آیت رحمت پر توقف کر کے رحمت طلب کی جائے اور آیت عذاب پر توقف کر کے اللہ تعالیٰ کی پناہ کا طلبگار ہوا جائے۔ پیش لفظ میں اس قاعدے کا تعارف کرایا گیا ہے، لکھا ہے کہ اس قاعدے کے اسباق میں استاد و شاگرد دونوں کی سہولت کو پیش نظر رکھ کر صحت تلفظ کے ساتھ تلاوت کرنے کے قواعد کو عملی مشقوں کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

عربی تلفظ کی مشق کروانے کا یہ قاعدہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مصنف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ جنہوں نے اچھی کاوش کی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم کا نور ہر لحاظ سے پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (ایف شمس)

خبریں

پاکستان کیلئے 5 ارب 28 کروڑ ڈالر کی امداد کا اعلان

فرینڈ آف ڈیمو کریٹک پاکستان کے ٹوکیو میں منعقدہ اجلاس میں پاکستان کیلئے مجموعی طور پر 5 ارب 28 کروڑ ڈالر کی امداد کا اعلان کیا گیا۔ جاپان اور امریکہ نے ایک ایک ارب ڈالر، سعودی عرب نے 70 کروڑ ڈالر، ایران نے 33 کروڑ ڈالر متحدہ عرب امارات نے 20 کروڑ ڈالر اور ترکی نے 10 کروڑ ڈالر امداد دینے کا اعلان کیا جبکہ یورپی یونین آئندہ چار سال میں 64 کروڑ ڈالر امداد دے گی۔

ہالبروک رابطہ گروپ میں بھارت کو کشمیر اور پانی کے تنازعات حل کرنے کی شرط پر شامل کیا جائے

خصوصی کشمیر کمیٹی نے امریکہ کے خصوصی نمائندے رچرڈ ہالبروک کے رابطہ گروپ میں بھارت کی شمولیت کو پاک بھارت تنازعہ اور بالخصوص مسئلہ کشمیر اور پانی کے تنازعات کو زیر بحث لانے سے مشروط کرنے کیلئے متفقہ طور پر قرارداد منظور کر لی۔

پنجاب کے حوالے سے پیپلز پارٹی کے فیصلے کے منتظر ہیں

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے پی پی پی کے رہنما سینیٹر جہانگیر بدر سے ملاقات کی اس موقع پر مسلم لیگ (ن) اور پی پی پی کے درمیان مفاہمت کے عمل کو بڑھانے پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملاقات کے بعد وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا کہ اگر جہانگیر بدر کو گورنر پنجاب بنایا جائے تو ہمیں خوشی ہوگی۔ پنجاب کے حوالے سے پی پی پی کے فیصلے کے منتظر ہیں۔ اس موقع پر جہانگیر بدر نے کہا کہ یہ کوئی سیاسی ملاقات نہیں تھی بہرحال شہباز شریف کے اس جذبہ خیر سگالی کو میں ہمیشہ یاد رکھوں گا۔ دونوں سیاسی جماعتیں ملکی مفاد میں مل کر کام کریں گی۔

کرکٹ ورلڈ کپ 2011ء کے میچز پاکستان میں نہیں ہوں گے

آئی سی سی کے ایگزیکٹو بورڈ کے پہلے دن کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ ورلڈ کپ 2011ء کے میچز پاکستان میں نہیں ہوں گے۔ اجلاس میں ورلڈ کپ کے انعقاد اور سیکیورٹی کے حوالے سے معاملات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ذرائع کے مطابق آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ نے ورلڈ کپ پاکستان میں منعقد کروانے کی سخت مخالفت کی ہے۔ جس پر آئی سی سی نے ورلڈ کپ 2011ء کے میچز پاکستان سے منتقل کر دیئے۔ حکام کے مطابق فیصلہ پاکستان میں سیکیورٹی کی غیر یقینی صورتحال کے باعث کیا گیا۔

افغانستان میں زلزلہ 40 افراد ہلاک اور اسلام آباد، راولپنڈی میں بھی جھٹکے

افغانستان کے صوبے ننگر ہار میں شدید زلزلے سے 40/افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہوگئے۔ جبکہ سو سے زائد گھروں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ ریکٹر سکیل پر زلزلے کی شدت 5.5 ریکارڈ کی گئی ہے۔ خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ ہلاکتوں اور زخمیوں کی تعداد میں اضافہ ہوسکتا ہے واضح رہے کہ زلزلے کے جھٹکے اسلام آباد اور راولپنڈی سمیت ملک کے بیشتر بالائی علاقوں میں بھی محسوس کئے گئے تھے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق زلزلے کا مرکز پشاور سے 135 کلومیٹر مغرب میں کوہ ہندوکش میں تھا۔

ادرک اور پیاز سرطان سے بچاؤ میں معاون

طبی ماہرین نے کہا ہے کہ ادرک اور پیاز کا روزمرہ کی خوراک میں استعمال کینسر کی مختلف اقسام کو ختم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ ماہرین نے ان دونوں سبزیوں میں پائے جانے والے کیمیکل اجزا ''سفلر کمپاؤنڈ'' کو جانوروں پر ایک تجربے کے دوران میں بھی چیک کیا جس سے ثابت ہوا کہ یہ کیمیکل اجزا کینسر کو پھیلنے سے روکنے میں مفید ہیں۔ ماہرین نے دونوں سبزیوں کی افادیت کے باعث ان سے سرطان کی نئی ادویات تیار کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 20/اپریل	
طلوع فجر	5:07
طلوع آفتاب	6:33
زوال آفتاب	1:08
غروب آفتاب	7:42

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

FD-10

جلسہ سالانہ لندن 2009ء
جلسہ سالانہ لندن 2009ء میں لندن جانے والے احباب جماعت ویزہ فارم حاصل کرنے کیلئے فارم پُر کرنے کیلئے ٹکٹ حاصل کرنے کیلئے اور دیگر رہنمائی حاصل کرنے کیلئے رابطہ کریں۔ گزشتہ سالوں کی طرح سروسز کی طرف سے خدمات حاضر ہیں۔
(نوٹ) اپیل بذریعہ وکیل دائر کرنے کی سہولت بھی موجود ہے۔
سروسز
051-4853427
051-4415900
0300-9141584
0333-5494055
0333-5494167
آفس نمبر 24، 2nd فلور، آشیانہ سنٹر، رحمان آباد، مری روڈ، راولپنڈی

BETA ®
PIPES
042-5880151-5757238